السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے سونے کی صورت میں گری ہوئی چیز ملی تو میں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا اور نیت یہ کی کہ اگر اس کا مالک مل گیا اور وہ راضی نہ ہوا تو میں اس کی قیمت اپنی طرف سے ادا کردوں گا، مجھے یہ سونا ایک بڑے شہر کے وسط سے ملا تھا، کیا مجھ پر اس کا گناہ تو نہ ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے لئے اور ہر اس شخص کے لئے جسے کوئی اہم گری ہوئی چیز ملے، مکمل ایک سال تک لوگوں کے مجموں میں اس طرح اعلان کرنا واجب ہے کہ ہر ماہ دو یا تین بار اعلان کیا جائے، اگر مالک مل جائے تو وہ چیز اس کے سپرد کر دی جائے اور اگر نہ ملے تو ایک سال کے بعد یہ چیز اس کی ہوگی کیونکہ نبی ﷺ کا اس مسئلے میں یہی فرمان ہے ہاں البتہ اگر وہ چیز حرمین سے ملی ہو تو پھر وہ شخص کبھی بھی اس کا مالک نہیں بن سکتا بلکہ ہمیشہ کے لئے اس چیز کا اعلان کرنا ہوگا حتی کہ اس کے مالک کا پتہ چل جائے یا اسے حرمین میں متعلقہ محکمے کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہ اس کی اس کے مالک کے لئے حفاظت کر سکے۔ نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ کے متعلق فرمایا تھا:

(لا تحل ساقطتها الا لمنشد'' (صحيح البخاري ''

''اس میں گری پڑی چیز بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہے ہاں البتہ اسے وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو۔''

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا:

(إني حرمت المدينة كما حرم إبراهيم مكة'' (صحيح البخاري، البيوع ''

''میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔''

اگر لقطہ (گری پڑی چیز) معمولی اور حقیر ہو مثلاً رسی، جوتے کا تسمہ یا تھوڑی رقم تو اس کا اعلان کرنا ضروری نہیں۔ ایسی چیز پانے والا شخص اس سے خود فائدہ اٹھائے یا اس کے مالک کی طرف سے اسے صدقہ کر دے۔ البتہ اس سے گمشدہ اونٹ وغیرہ ایسے حیوانات مستثنیٰ ہیں جو بھیڑیے جیسے چھوٹے درندوں سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں لہذا اونٹ وغیرہ کو پکڑنا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے اس کے متعلق پوچھنے والے سے فرمایا تھا:

(دعها فإن معها حذاءها وسقاءها ترد الماء وتاكل الشجر حتى يجدها ربها'' (صحيح البخاري ''

''اسے چھوڑ دے کیونکہ اس کا جوتا اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے، یہ خود پانی پر آ سکتا ہے اور درختوں کے پتے کھا سکتا ہے حتی کہ اس کا مالک آکر اسے خود لے لے گا۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص28

محدث فتویٰ